ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ البقرۃ (مسلسل)

آیت ۲۶۲

﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (۲۶۲)﴾

ترکیب: ''يُتْبِعُوْنَ'' کا مفعول اوّل ''مَا'' ہے' جبکہ ''مَنًّا'' اور ''اَذًى'' اس کے مفعول ثانی ہیں' اس لیے یہاں ''اَذًى'' محلاً منصوب ہے۔ ''اَجْرُهُمْ'' مبتدأ مؤخر ہے' اس کی خبر محذوف ہے جو ''ثَابِتٌ'' یا ''مَحْفُوْظٌ'' ہو سکتی ہے۔ ''لَهُمْ'' قائم مقام خبر مقدم ہے اور ''عِنْدَ رَبِّهِمْ'' متعلق خبر ہے۔ ''لَا خَوْفٌ'' مبتدأ نکرہ ہے' کیونکہ قاعدہ بیان ہو رہا ہے' اس کی بھی خبر محذوف ہے اور ''عَلَيْهِمْ'' قائم مقام خبر ہے۔ ''هُمْ'' مبتدأ ہے اور ''يَحْزَنُوْنَ'' جملہ فعلیہ بن کر اس کی خبر ہے۔

ترجمہ:

اَلَّذِيْنَ: وہ لوگ جو — يُنْفِقُوْنَ: خرچ کرتے ہیں

اَمْوَالَهُمْ: اپنے مالوں کو — فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ: اللہ کی راہ میں

ثُمَّ: پھر — لَا يُتْبِعُوْنَ: وہ لوگ پیچھے نہیں لگاتے

مَآ: اس کے جو — اَنْفَقُوْا: انہوں نے خرچ کیا

© rasailojaraid

مَنًّا :احسان جتانے کو
وَّلَآ اَذًی :اور نہ ہی ستانے کو
لَّھُمْ :ان کے لیے ہے
اَجْرُھُمْ :ان کا اجر
عِنْدَ رَبِّھِمْ :ان کے ربّ کے پاس
وَلَا خَوْفٌ :اور کوئی خوف نہیں ہے
عَلَیْھِمْ :ان پر
وَلَا ھُمْ :اور نہ ہی وہ لوگ
یَحْزَنُوْنَ :پچھتاتے ہیں

نوٹ (۱): خوف کا تعلق مستقبل کے اندیشوں سے ہے کہ انسان کو ہر وقت دھڑ کا لگا رہے کہ کہیں یہ نہ ہو جائے کہیں وہ نہ ہو جائے۔ حزن کا تعلق ماضی کے پچھتاووں سے ہے کہ کاش میں نے یہ نہ کیا ہوتا! کاش ایسا نہ ہوتا!۔ ایک انسان اگر ان دو کیفیتوں سے محفوظ و مامون ہو جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا انعام ہے جو بے غرض انفاق کے اصل اجر کے علاوہ ہے۔ اسی لیے فرمادیا کہ اُن کا اجر تو اُن کے ربّ کے پاس محفوظ ہے اور یہ دنیا میں ان کا انعام ہے۔

یہ داخلی کیفیت اصلاً تو جنتی لوگوں کا خاصہ ہے' لیکن بے غرض انفاق کرنے والوں کو کسی درجہ میں یہ انعام اس دنیا میں بھی ملتا ہے۔ امام ابن تیمیہ ؒ کا غالباً یہی مطلب تھا جب انہوں نے فرمایا کہ میری جنت میرے سینے میں ہے۔ برٹرنڈ رسل نے بھی اپنی کتاب ''Conquest of Happiness'' میں اپنے غور و فکر کا نچوڑ اِن الفاظ میں بیان کیا کہ ''Happiness is a state of mind''۔

اس دنیا میں جنت حاصل کرنے کے لیے بے غرض انفاق کی ایک صفت اس آیت میں بیان ہوئی ہے کہ نہ صرف احسان نہیں جتاتے بلکہ یہ احتیاط بھی کرتے ہیں کہ ان کے طرزِ عمل سے دوسرے کو کوئی جذباتی ٹھیس بھی نہ پہنچے۔ ایک اور صفت سورۃ الدہر کی آیات ۹'۸ میں بیان ہوئی ہے کہ وہ لوگ جب کسی مسکین' یتیم یا قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں تو کسی بدلے کی اُمید تو کیا' وہ شکریے کی بھی اُمید نہیں رکھتے ۔

یہ بزمِ مے ہے' یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھا لے ہاتھ میں' مینا اسی کا ہے

آیت ۲۶۳

﴿قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۭ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَلِيْمٌ (۲۶۳)﴾

com

غ ن ی

غَنِیَ (س) غِنًی : (۱) کسی قسم کی کوئی ضرورت لاحق نہ ہونا' ضروریات سے بے نیاز ہونا (یہ مفہوم صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے)۔ (۲) ضروریات پوری کرنے کے ذرائع میسر ہونا' مالدار ہونا' بے فکر و بے پرواہ ہونا (یہ مفہوم غیر اللہ کے لیے ہے)۔

مَغْنًی : اپنا وجود قائم رکھنا' یعنی زندہ رہنا' کسی جگہ رہنا۔ ﴿كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا﴾ (ھود:۶۸) ''جیسے کہ وہ لوگ رہتے ہی نہیں تھے اس میں۔''

غَنِیٌّ ج اَغْنِيَاءُ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت) : بے نیاز' مالدار۔ ﴿اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ﴾ (التوبۃ:۹۳) ''الزام تو بس ان لوگوں پر ہے جنہوں نے رخصت مانگی آپؐ سے اس حال میں کہ وہ لوگ مالدار تھے۔''

اَغْنٰی (افعال) اِغْنَاءً : (۱) کسی کی کوئی ضرورت پوری کرنا یا تکلیف دور کرنا' یعنی کام آنا۔ (۲) مالدار کرنا۔ (۳) بے فکر و بے پرواہ کرنا۔ ﴿مَا اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ﴿۲﴾﴾ (اللّھب) ''کام نہیں آیا اس کے اس کا مال اور جو اس نے کمایا۔'' ﴿وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿۸﴾﴾ (الضُّحٰی) ''اور اُس نے پایا آپؐ کو تنگ دست تو اس نے مالدار کیا۔'' ﴿لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ﴿۷﴾﴾ (الغاشیۃ) ''وہ موٹا نہیں کرتا ہے اور نہ بے فکر کرتا ہے بھوک سے۔''

مُغْنٍ (اسم الفاعل) : کام آنے والا' بے پرواہ کرنے والا۔ ﴿فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ﴾ (ابرٰھیم:۲۱) ''تو کیا تم لوگ دور کرنے والے ہو ہم سے اللہ کے عذاب سے کچھ بھی؟''

اِسْتَغْنٰی (استفعال) اِسْتِغْنَاءً : (۱) بے نیازی اختیار کرنا۔ (۲) بے فکر و بے پرواہ سمجھنا۔ ﴿فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ﴾ (التغابن:۶) ''تو انہوں نے انکار کیا اور منہ موڑا اور بے نیاز ہوا اللہ۔'' ﴿وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿۸﴾﴾ (اللیل) ''اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہوا۔''

ترکیب : مرکب توصیفی ''قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ'' اور مفرد ''مَغْفِرَةٌ'' یہ دونوں مبتدأ نکرہ ہیں اور ''خَيْرٌ'' اس کی خبر ہے۔ ''خَيْرٌ'' افعل التفضیل ہے اور ''مِنْ'' کے ساتھ آیا ہے اس لیے یہ واحد ہی رہے گا۔ ''صَدَقَةٍ'' نکرہ موصوفہ ہے۔ ''يَتْبَعُ'' کا فاعل ''اَذًى'' ہے اس لیے یہاں یہ محلاً مرفوع ہے۔

© rasailojaraid

ترجمہ:

قَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ : ایک بھلی بات
وَّمَغۡفِرَةٌ : اور درگزر
خَیۡرٌ : زیادہ بہتر ہے
مِّنۡ صَدَقَةٍ : ایسے صدقے سے
یَّتۡبَعُهَآ : پیچھے پیچھے آتا ہے جس کے
اَذًی : ستانا
وَاللّٰهُ : اور اللہ
غَنِیٌّ : بے نیاز ہے
حَلِیۡمٌ : بردبار ہے

آیت ۲۶۴

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُبۡطِلُوۡا صَدَقٰتِکُمۡ بِالۡمَنِّ وَالۡاَذٰی ۙ کَالَّذِیۡ یُنۡفِقُ مَالَهٗ
رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ صَفۡوَانٍ عَلَیۡهِ
تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَکَهٗ صَلۡدًا ؕ لَا یَقۡدِرُوۡنَ عَلٰی شَیۡءٍ مِّمَّا کَسَبُوۡا ؕ
وَاللّٰهُ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۲۶۴﴾﴾

ت ر ب

تَرِبَ (س) تَرَبًا : کسی چیز کو مٹی لگنا، خاک آلود ہونا۔

مَتۡرَبَةً : محتاج ہونا۔

مَتۡرَبَةٌ (اسم ذات بھی ہے) : محتاجی۔ ﴿اَوۡ مِسۡکِیۡنًا ذَا مَتۡرَبَةٍ ﴿۱۶﴾﴾ (البلد) ''یا کسی مسکین محتاجی والے کو۔''

تُرَابٌ (اسم ذات) : مٹی۔ آیت زیر مطالعہ۔

تَرِیۡبَةٌ ج تَرَآئِبُ : سینے کی پسلی۔ ﴿یَخۡرُجُ مِنۡۢ بَیۡنِ الصُّلۡبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿۷﴾﴾ (الطارق) ''وہ نکلتا ہے پیٹھ اور پسلیوں کے درمیان سے۔''

تِرۡبٌ ج اَتۡرَابٌ : ایک مٹی میں کھیلے ہوئے، ہم عمر۔ ﴿وَّکَوَاعِبَ اَتۡرَابًا ﴿۳۳﴾﴾ (النبأ) ''اور ہم عمر عورتیں۔''

و ب ل

وَبُلَ (ک) وَبَالًا : کسی چیز کا سخت ہونا، نقصان دہ ہونا۔

وَابِلٌ : بڑے بڑے اور وزنی قطروں والی بارش۔ آیت زیر مطالعہ۔

.com

وَبَالٌ : نقصان' برا انجام' سزا۔ ﴿لِیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِہٖ ط﴾ (المائدۃ:۹۵) ''تا کہ وہ چکھے سزا اپنے کام کی۔''

وَبِیْلٌ (فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت): سخت' نقصان دہ' مُضر۔ ﴿فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا﴾ (المزمّل) ''تو ہم نے پکڑا اس کو ایک سخت پکڑ میں۔''

ص ل د

صَلَدَ (ض) صَلْدًا : گنجے سر کا چمکنا' پتھر کا چکنا اور چمکدار ہونا۔

صَلْدٌ (اسم ذات بھی ہے) : چکنا اور چمکدار پتھر۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ''یُنْفِقُ'' کا مفعول ''مَالَهٗ'' ہے جبکہ ''رِئَاءَ النَّاسِ'' حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''وَلَا یُؤْمِنُ'' کا ''واوَ'' حالیہ ہے۔ ''صَفْوَانٍ'' نکرہ موصوفہ ہے۔ ''تُرَابٌ'' مبتدأ مؤخر نکرہ ہے۔ اس کی خبر ''مَوْجُوْدٌ'' محذوف ہے اور ''عَلَیْهِ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔ اس کی ضمیر ''صَفْوَانٍ'' کے لیے ہے۔ ''فَاَصَابَهٗ'' کی ضمیر مفعولی بھی ''صَفْوَانٍ'' کے لیے ہے اور اس کا فاعل ''وَابِلٌ'' ہے۔ ''صَلْدًا'' حال ہے۔

ترجمہ:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ : اے لوگو! جو

اٰمَنُوْا : ایمان لائے

لَا تُبْطِلُوْا : تم لوگ باطل مت کرو

صَدَقٰتِكُمْ : اپنے صدقات کو

بِالْمَنِّ : احسان جتانے سے

وَالْاَذٰی : اور ستانے سے

كَالَّذِیْ : اس کی مانند جو

یُنْفِقُ : خرچ کرتا ہے

مَالَهٗ : اپنے مال کو

رِئَآءَ النَّاسِ : لوگوں کو دکھاتے ہوئے

وَ : اس حال میں کہ

لَا یُؤْمِنُ : وہ ایمان نہیں لاتا

بِاللّٰهِ : اللہ پر

وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ : اور آخری دن (آخرت) پر

فَمَثَلُهٗ : تو اس کی مثال

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ : ایک ایسے صاف پتھر کی مثال کی مانند ہے

عَلَیْهِ : جس پر

تُرَابٌ : کچھ مٹی ہے

فَاَصَابَهٗ : پھر آ لگی اس کو

وَابِلٌ : ایک موٹی بوندوں والی بارش

© rasailojarai

فَتَرَكَهٗ : تو اس نے چھوڑا اس کو
صَلْدًا : چمکتا ہوا
لَا يَقْدِرُوْنَ : وہ لوگ قابو نہیں پاتے
عَلٰى شَيْءٍ : کسی چیز پر
مِّمَّا : اس میں سے جو
كَسَبُوْا : انہوں نے کمایا
وَاللّٰهُ : اور اللہ
لَا يَهْدِي : ہدایت نہیں دیتا
الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ : ناشکری کرنے والے لوگوں کو

آیت ۲۶۵

﴿وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾﴾

ر ب و

رَبَا (ن) رِبَاءً : کسی چیز کا اپنی جگہ سے بلند ہونا' اُگنا' بڑھنا' اُبھرنا۔﴿وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ﴾ (الحج:۵) ''اور تو دیکھتا ہے زمین کو مرجھائی ہوئی' پھر جب بھی ہم اتارتے ہیں اس پر پانی کو تو وہ لہلہاتی ہے اور اُبھرتی ہے۔''

اَرْبٰى (افعل التفضیل) : زیادہ اُگنے یا بڑھنے والا۔﴿تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۭ﴾ (النحل:۹۲) ''تم لوگ بناتے ہو اپنی قسموں کو دخل دینے (کے بہانے) کے لیے آپس میں' تاکہ ہو جائے ایک قوم زیادہ بڑھنے والی دوسری قوم سے۔''

رَابٍ (فَاعِلٌ کے وزن پر اسم الفاعل) : اُبھرنے والا' چڑھنے والا۔﴿فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۭ﴾ (الرعد:۱۷) ''تو اٹھایا بہتے پانی نے ابھرنے والا کچھ جھاگ۔''

رِبٰوا (اسم ذات) : بڑھی ہوئی یا اُبھری ہوئی چیز۔ اصطلاحاً سود کے لیے استعمال ہوتا ہے۔﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۭ﴾ (البقرۃ:۲۷۶) ''مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو۔''

رَبْوَةٌ (اسم ذات) : بلند جگہ' ٹیلہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

اَرْبٰی (افعال) اِرْبَاءً : بلند کرنا' بڑھانا۔ ﴿یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ﴾ (البقرة:٢٧٦) ''مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو۔''

رَبّٰی (تفعیل) تَرْبِیَةً : بتدریج بلند کرتے رہنا' بڑھاتے رہنا' یعنی تربیت کرنا۔ ﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا﴾ (الاسراء) ''اے میرے ربّ! تو رحم کر ان دونوں پر جیسا کہ ان دونوں نے تربیت کی میری بچپن میں۔''

ط ل ل

طَلَّ (ن) طَلًّا : شبنم پڑنا' پھوار پڑنا۔

طَلٌّ (اسم ذات) : شبنم' پھوار۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ''یُنْفِقُوْنَ'' کا مفعول ''اَمْوَالَهُمْ'' ہے جبکہ مرکب اضافی ''اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ'' حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''مَرْضَاتِ'' کو لمبی ''تا'' سے لکھنا قرآن کا مخصوص املاء ہے۔ ''تَثْبِیْتًا'' بھی حال ہے۔ ''جَنَّةٍ'' نکرہ مخصوصہ ہے۔ ''اَصَابَهَا'' کا فاعل ''وَابِلٌ'' ہے اور اس کی ضمیر مفعولی ''جَنَّةٍ'' کے لیے ہے۔ ''فَاٰتَتْ'' کی ضمیر فاعلی ''هِیَ'' بھی ''جَنَّةٍ'' کے لیے ہے۔ ''ضِعْفَیْنِ'' حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''فَطَلٌّ'' فعل محذوف کا فاعل ہے' یعنی ''فَاَصَابَهَا طَلٌّ''۔

ترجمہ:

وَمَثَلُ الَّذِیْنَ : اور ان لوگوں کی مثال جو	یُنْفِقُوْنَ : خرچ کرتے ہیں
اَمْوَالَهُمُ : اپنے مالوں کو	اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ : اللہ کی رضا کی جستجو کرتے ہوئے
وَتَثْبِیْتًا : اور جماتے ہوئے	مِّنْ اَنْفُسِهِمْ : اپنے آپ کو
كَمَثَلِ جَنَّةٍ : ایک ایسے باغ کی مثال کی مانند ہے جو	بِرَبْوَةٍ : ایک ٹیلے پر ہے
اَصَابَهَا : آ لگی اس کو	وَابِلٌ : ایک موٹے قطروں والی بارش
فَاٰتَتْ : تو اس نے دیا	اُكُلَهَا : اپنا پھل
ضِعْفَیْنِ : دوگنا	فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا : پھر اگر نہیں لگی اس کو
وَابِلٌ : کوئی موٹے قطروں والی بارش	فَطَلٌّ : تو (آ لگی اس کو) ایک پھوار

© rasailojarai

وَاللّٰهُ :اور اللہ بِمَا :اس کو جو

تَعْمَلُوْنَ :تم لوگ کرتے ہو بَصِيْرٌ :دیکھنے والا ہے

آیت ۲۶۶

﴿اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۪ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴾

ن خ ل

نَخَلَ (ن) نَخْلًا :آٹا چھان کر بھوسی الگ کرنا' اچھی چیز پسند کرنا۔

نَخْلٌ (اسم جنس) :واحد ''نَخْلَةٌ'' جمع ''نَخِيْلٌ'': کھجور کا درخت۔ ﴿فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ﴾ (الرحمٰن) ''ان دونوں میں ہیں کچھ میوے اور کچھ کھجور اور کچھ انار۔''

﴿هُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ﴾ (مریم:۲۵) ''تو ہلا اپنی طرف کھجور کے تنے کو!''

ع ص ر

عَصَرَ (ض) عَصْرًا :کسی چیز کا رس نچوڑنا' نچوڑنے کے لیے کسی چیز کو گھمانا' گردش دینا۔ ﴿وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ﴾ (یوسف) ''اور اس میں وہ لوگ رس نچوڑیں گے۔''

عَصْرٌ (اسم ذات) :زمانہ (کیونکہ یہ زمین کی گردش کا نچوڑ ہے) ﴿وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝﴾ (العصر) ''زمانے کی قسم! بے شک تمام انسان خسارے میں ہیں۔''

اِعْصَارٌ (اسم ذات) :بگولہ' سائکلون۔ آیت زیر مطالعہ۔

اَعْصَرَ (افعال) اِعْصَارًا :بارش برسانا۔

مُعْصِرٌ (اسم الفاعل) :بارش برسانے والا' یعنی بادل۔ ﴿وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا﴾ (النبا) ''اور ہم نے اتارا بدلیوں سے کچھ پانی موسلا دھار۔''

ح ر ق

حَرَقَ (ن) حَرْقًا :کسی چیز کو جلانا۔

.com

حَرِیْقٌ : ہمیشہ اور ہر حال میں جلانے والا' آگ کا شعلہ۔ ﴿ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ﴾ (آل عمران) ''تم لوگ چکھو شعلے کا عذاب۔''

حَرَّقَ (تفعیل) تَحْرِیْقًا : کثرت سے جلانا' جلا کر بھسم کر دینا۔ ﴿لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا﴾ (طٰہٰ) ''ہم لازماً جلا کر بھسم کریں گے اس کو پھر ہم لازماً بکھیریں گے اس کو پانی میں جیسے بکھیرتے ہیں۔''

حَرِّقْ (فعل امر) : تو جلا کر بھسم کر۔ ﴿قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ﴾ (الانبیاء:٦٨) ''ان لوگوں نے کہا تم لوگ جلا کر بھسم کرو اس کو اور تم لوگ مدد کرو اپنے معبودوں کی۔''

اِحْتَرَقَ (افتعال) اِحْتِرَاقًا :اہتمام سے جلنا' جل کر بھسم ہونا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ''یَوَدُّ'' کا فاعل ''اَحَدُکُمْ'' ہے۔ ''اَنْ تَکُوْنَ'' کا اسم ''جَنَّةٌ'' ہے اس کی خبر محذوف ہے اور ''لَہٗ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔ ''تَجْرِیْ'' کا فاعل ''الْاَنْھٰرُ'' ہے' یہ غیر عاقل کی جمع مکسر ہے اس لیے فعل واحد مؤنث آیا ہے۔ ''لَہٗ'' خبر محذوف کی قائم مقام خبر مقدم ہے۔ ''فِیْھَا'' اور ''مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ'' متعلق خبر ہیں اور مبتدا بھی محذوف ہے جو ''نَصِیْبٌ'' ہوسکتا ہے۔ ''وَاَصَابَہٗ'' کی ضمیر مفعولی ''اَحَدُکُمْ'' کے لیے ہے اور ''الْکِبَرُ'' اس کا فاعل ہے۔ مرکب توصیفی ''ذُرِّیَّةٌ ضُعَفَآءُ'' مبتدا مؤخر نکرہ ہے' خبر محذوف ہے اور ''لَہٗ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔ ''ذُرِّیَّةٌ'' یہاں جمع کے مفہوم میں آیا ہے۔ ''فَاحْتَرَقَتْ'' کا فاعل اس میں ''ھِیَ'' کی ضمیر ہے جو ''جَنَّةٌ'' کے لیے ہے۔

ترجمہ:

اَیَوَدُّ : کیا چاہتا ہے	اَحَدُکُمْ :تم میں کا (کوئی) ایک
اَنْ : کہ	تَکُوْنَ :ہو
لَہٗ :اس کے لیے	جَنَّةٌ :ایک باغ
مِّنْ نَّخِیْلٍ : کچھ کھجوروں سے	وَّاَعْنَابٍ :اور کچھ انگوروں سے
تَجْرِیْ :بہتی ہوں	مِنْ تَحْتِھَا :ان کے نیچے سے
الْاَنْھٰرُ : نہریں	لَہٗ :اس کے لیے ہو
فِیْھَا :اس میں	مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ : تمام پھلوں میں سے (ایک حصہ)

© rasailojarai

وَاَصَابَهُ :اور آ لگے اس کو

الْكِبَرُ :بڑھاپا

وَ :اس حال میں کہ

لَهٗ :اس کی ہوں

ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ : کچھ کمزور اولادیں

فَاَصَابَهَآ : پھر آ لگے اس کو

اِعْصَارٌ :ایک بگولہ

فِيْهِ :جس میں ہو

نَارٌ :ایک آگ

فَاحْتَرَقَتْ :پس وہ بھسم ہو

كَذٰلِكَ :اس طرح

يُبَيِّنُ :واضح کرتا ہے

اللّٰهُ :اللہ

لَكُمُ :تم لوگوں کے لیے

الْاٰيٰتِ :نشانیوں کو

لَعَلَّكُمْ :شاید کہ

تَتَفَكَّرُوْنَ :تم لوگ سوچ و بچار کرو

نوٹ (۱) : سائکلون میں ہوا کی گردش سے جو بجلی پیدا ہوتی ہے اسے اس آیت میں آگ کہا گیا ہے' کیونکہ وہ بجلی جب کسی چیز پر گرتی ہے تو اسے جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔

آیت ۲۶۷

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ﴿۲۶۷﴾﴾

ی م م

يَمَّ (ن) يَمًّا :کسی چیز کو پانی میں ڈالنا۔

يَمٌّ (اسم ذات) :پانی۔﴿فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ﴾ (الاعراف:۱۳۶) ''تو ہم نے ڈبویا ان کو پانی میں۔''

تَيَمَّمَ (تفعّل) تَيَمُّمًا :کسی چیز کا قصد کرنا' ارادہ کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

خ ب ث

خَبُثَ (ک) خَبَاثَةً :گندا اور ناپاک ہونا' ناکارہ اور ردّی ہونا۔﴿وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ﴾ (الاعراف:۵۸) ''اور جو ناکارہ ہوا اُس سے نہیں نکلتا مگر مشکل سے۔''

خَبِيْثٌ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت) :گندا' ناکارہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

com

© rasailojaraid.com

غ م ض

غَمَضَ (ن) غُمُوْضًا : نیند کا جھونکا آنا۔

اَغْمَضَ (افعال) اِغْمَاضًا : آنکھ بند کرنا‘ چشم پوشی کرنا‘ غفلت برتنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ترکیب : ’’طَیِّبٰتِ‘‘ مضاف ہے اور ’’مَا‘‘ اس کا مضاف الیہ ہے۔ ’’لَسْتُمْ‘‘ کا اسم اس میں شامل ’’اَنْتُمْ‘‘ کی ضمیر ہے اور ’’بِاٰخِذِیْهِ‘‘ اس کی خبر ہے۔ یہ ’’بِاٰخِذِیْنَ‘‘ تھا‘ مضاف ہونے کی وجہ سے نونِ اعرابی گرا ہوا ہے۔

ترجمہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ : اے لوگو! جو
اٰمَنُوْٓا : ایمان لائے
اَنْفِقُوْا : تم لوگ خرچ کرو
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا : اس کے پاکیزہ میں سے جو
كَسَبْتُمْ : تم لوگوں نے کمایا
وَمِمَّآ : اور اس میں سے جو
اَخْرَجْنَا : ہم نے نکالا
لَكُمْ : تمہارے لیے
مِّنَ الْاَرْضِ : زمین سے
وَلَا تَيَمَّمُوا : اور تم لوگ ارادہ مت کرو
الْخَبِيْثَ : ناکارہ کا
مِنْهُ : اس میں سے (جس سے)
تُنْفِقُوْنَ : تم لوگ خرچ کرتے ہو
وَلَسْتُمْ : حالانکہ تم لوگ نہیں ہو
بِاٰخِذِيْهِ : اس کو پکڑنے والے
اِلَّآ اَنْ : مگر یہ کہ
تُغْمِضُوْا : تم چشم پوشی کرتے ہو
فِيْهِ : اس سے
وَاعْلَمُوْٓا : اور جان لو
اَنَّ : کہ
اللّٰهَ : اللہ
غَنِيٌّ : بے نیاز ہے
حَمِيْدٌ : حمد کیا ہوا ہے

آیت ۲۶۸

﴿ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴾

© rasailojaraid.com

ف ق ر

فَقَرَ (ن) فَقْرًا : کھودنا' توڑنا۔

فَاقِرٌ (اسم الفاعل) : توڑنے والا۔ ﴿تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ﴾ (القیمۃ) ''وہ گمان کریں گے کہ کیا جائے گا ان سے توڑنے والا کام۔''

فَقُرَ (ک) فَقْرًا : محتاج ہونا' مفلس ہونا۔

فَقْرٌ (اسم ذات) : محتاجی' مفلسی۔ آیت زیر مطالعہ۔

فَقِیْرٌ ج فُقَرَاءُ (فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت) : محتاج' مفلس۔ ﴿وَمَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (النساء:٦) ''اور جو ہو محتاج تو اسے چاہیے کہ وہ کھائے دستور کے مطابق۔'' ﴿یٰاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَی اللّٰهِ﴾ (فاطر:١٥) ''اے لوگو! تم لوگ محتاج ہو اللہ کے۔''

ترکیب : ''یَعِدُ'' کا فاعل اس میں ''هُوَ'' کی ضمیر ہے جو ''اَلشَّیْطٰنُ'' کے لیے ہے۔ ''کُمْ'' کی ضمیر اس کا مفعول اوّل ہے اور ''اَلْفَقْرَ'' مفعول ثانی ہے۔ اس کے آگے ''یَعِدُ'' کا فاعل اس میں ''هُوَ'' کی ضمیر ہے جو اللہ کے لیے ہے۔ ''کُمْ'' مفعولِ اوّل ہے' جبکہ ''مَغْفِرَةً'' اور ''فَضْلًا'' دونوں مفعولِ ثانی ہیں۔

ترجمہ:

اَلشَّیْطٰنُ : شیطان	یَعِدُ : وعدہ دیتا ہے
کُمُ : تم لوگوں کو	الْفَقْرَ : مفلسی کا
وَیَاْمُرُ : اور ترغیب دیتا ہے	کُمْ : تم لوگوں کو
بِالْفَحْشَآءِ : اعلانیہ بے حیائی کی	وَاللّٰهُ : اور اللہ
یَعِدُ : وعدہ کرتا ہے	کُمْ : تم لوگوں سے
مَّغْفِرَةً : مغفرت کا	مِّنْهُ : اس سے (یعنی اپنی)
وَفَضْلًا : اور (اپنے) فضل کا	وَاللّٰهُ : اور اللہ
وَاسِعٌ : وسعت والا ہے	عَلِیْمٌ : جاننے والا ہے

آیت ۲۶۹

﴿یُّؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا ؕ
وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾﴾

ترکیب : ''یُؤْتِی'' کا فاعل اس میں ''ھُوَ'' کی ضمیر ہے جو اللہ کے لیے ہے۔ ''الْحِکْمَۃَ'' اس کا مفعول اوّل ہے اور ''مَنْ'' مفعول ثانی ہے۔ اس کے آگے ''وَمَنْ'' شرطیہ ہے۔ ''یُؤْتَ الْحِکْمَۃَ'' شرط ہے اور ''فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا'' جواب شرط ہے۔ شرط ہونے کی وجہ سے مضارع مجہول ''یُؤْتٰی'' مجزوم ہوا تو ''یا'' گر گئی اور ''یُؤْتَ'' باقی بچا۔ اس کا نائب فاعل اس میں ''ھُوَ'' کی ضمیر ہے جو ''مَنْ'' کے لیے ہے' جبکہ ''الْحِکْمَۃَ'' مفعول ثانی کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''اُوْتِیَ'' ماضی مجہول ہے اور جواب شرط ہونے کی وجہ سے محلاً مجزوم ہے۔ اس کا نائب فاعل بھی اس میں ''ھُوَ'' کی ضمیر ہے جو ''مَنْ'' کے لیے ہے' جبکہ ''خَیْرًا کَثِیْرًا'' مفعول ثانی ہے۔

ترجمہ:

یُؤْتِی : وہ دیتا ہے	الْحِکْمَۃَ : دانائی
مَنْ : اس کو جس کو	یَّشَآءُ : وہ چاہتا ہے
وَمَنْ : اور جس کو	یُؤْتَ : دی جاتی ہے
الْحِکْمَۃَ : دانائی	فَقَدْ اُوْتِیَ : تو اس کو دی گئی ہے
خَیْرًا کَثِیْرًا : ایک کثیر بھلائی	وَمَا یَذَّکَّرُ : اور نصیحت نہیں حاصل کرتے
اِلَّآ : مگر	اُولُوا الْاَلْبَابِ : سوجھ بوجھ والے لوگ

آیت ۲۷۰

﴿وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَۃٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُہٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ
مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾﴾

ترکیب : ''وَمَآ اَنْفَقْتُمْ'' میں ''مَا'' موصولہ' شرطیہ ہے۔ ''اَنْفَقْتُمْ'' سے ''مِنْ نَّذْرٍ'' تک شرط ہے۔ اس میں افعالِ ماضی استعمال ہوئے ہیں' اس لیے ان پر مجزوم ہونے کا

© rasailojaraid

عمل ظاہر نہیں ہوا اور وہ محلاً مجزوم ہیں۔ ''فَإِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهُ'' پورا جملہ جواب شرط ہے اور یہ پورا جملہ محلاً مجزوم ہے' اس لیے اس میں استعمال ہونے والا فعل مضارع ''يَعْلَمُ'' مجزوم نہیں ہوا۔ اگر جوابِ شرط میں فعل مضارع آتا تب وہ مجزوم ہوتا۔ اُس وقت جملہ اس طرح ہوتا ''فَيَعْلَمْهُ اللّٰهُ''۔ ''وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ'' میں ''مَا'' نافیہ ہے۔ اس کا اسم ''مِنْ اَنْصَارٍ'' ہے جو مبتدأ مؤخر نکرہ کے طور پر آیا ہے اور ''لِلظّٰلِمِيْنَ'' قائم مقام خبر ہے۔

ترجمہ:

وَمَآ : اور جو	اَنْفَقْتُمْ : تم لوگ خرچ کرتے ہو
مِّنْ نَّفَقَةٍ : کسی قسم کا خرچہ	اَوْ نَذَرْتُمْ : یا منت مانتے ہو
مِّنْ نَّذْرٍ : کسی قسم کی منت	فَإِنَّ اللّٰهَ : تو یقیناً اللہ
يَعْلَمُهُ : جانتا ہے اس کو	وَمَا : اور نہیں ہیں
لِلظّٰلِمِيْنَ : ظلم کرنے والوں کے لیے	مِنْ اَنْصَارٍ : کسی قسم کے مددگار

نوٹ (۱) : احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں منت ماننے کو مستحسن نہیں قرار دیا گیا ہے۔ لیکن کوئی شخص اگر منت مان بیٹھے اور اس میں کسی شرعی قباحت کا کوئی پہلو نہ ہو تو اس کو پورا کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ (تدبر قرآن)

ہر انفاق اور منت کا عمل بھی اللہ کے علم میں ہوتا ہے اور ان کے پیچھے پوشیدہ جذبے اور نیت کو بھی اللہ جانتا ہے۔ یہ اعمال اگر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے نہ ہوں' بلکہ جذبے اور نیت میں کوئی فتور ہو' تو پھر ایسے عمل کرنے والوں کو یہاں ظالم کہا گیا ہے۔

فرمان نبوی ﷺ

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ

''تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے''

(رواہ البخاری' عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ)

com